سوال

رفع الیدین احادیث سے ثابت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا یہ بات درست ہے کہ رفع الیدین (یعنی کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھانا) دونوں عمل احادیث سے ثابت ہیں ؟ نیز اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو نماز میں کبھی رفع الیدین کرتا ہے اور کبھی نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کی سند سخت ضعیف ہے ۔

نماز میں تکبیر اولی 'رکوع سے پہلے اور اس کے بعد والا رفع یدین صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے ، دیکھئے قطف الازہار المتناثرہ للسیوطی لقط اللالی المتناثر من الحدیث المتواتر اللکتانی اور میری کتاب " نورالعین فی (اثبات) مسئلہ رفع الیدین "(ص 87، 82 ونسخہ جدید ص 123، 122)

رفع یدین کے متواتر ہونے کا اعتراف دیوبندیوں میں انور شاہ کشمیری صاحب نے بھی کیا ہے ۔ (دیکھئے نیل الفرقدین ص 22)

متواتر حدیث (یونانی علم کلام اور متعارض و متناقص اصول فقہ والوں کے نزدیک بھی) قطعی اور یقینی ہوتی ہے 'اس کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہوتا جیسا کہ اصول میں مقرر ہے ۔ اس کے مقابلے میں مخالفین رفع یدین دو قسم کی روایات پیش کرتے ہیں :

1 ۔ وہ صحیح روایتیں جن میں رکوع سے پہلے اور بعد والے رفع یدین کا ذکر ہی نہیں ہے ، مثلاً صحیح مسلم میں سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث (جس میں سرکش گھوڑوں کی دموں کا ذکر آیا ہے) کے بارے میں محمود حسن دیوبندی صاحب فرماتے ہیں :

" باقی اذناب خیل کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں کیونکہ وہ سلام کے بارے میں ہے " (تقاریر شیخ الہند ص 65 مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ 'ریلوے روڈ ملتان)

اس حدیث کے بارے میں محمد تقی عثمانی دیوبند صاحب فرماتے ہیں :

لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے ۔ کیونکہ ابن القبطیہ کی روایت میں سلام کے وقت جو تصریح موجود ہے اس کی موجودگی میں ظاہر

اور متبادر یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عند السلام ہی سے متعلق ہے" (درس ترمذی ج 2ص 36)

2۔ وہ روایتیں جن سے ترک رفع یدین کا اشارہ ملتا ہے، مثلاً حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ لیکن انصاف یہ ہے کہ یہ ساری روایتیںاصول حدیث کی رو سے ضعیف و مردود ہیں۔

راقم الحروف نے نورالعینین (ص 92تاص 106، طبع جدیدص 125-158) میں متعدد دلائل سے سفیان ثوری کی سند سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت کا ضعیف و مردود ہوناثابت کای ہے اور لکھا ہے کہ "یہ حدیث علت قادحہ کے ساتھ معلول ہے اور سنداًاور متناً دونوں طرح سے ضعیف ہے" (ص 96،والفظ لہ، طبع جدیدص 130)

اور ایک مجہول شخص "ابو بلال جھنگوی" نے تحفہ اہلحدیث (نمبر 2) نامی کتابچہ لکھا ہے جسے ادارہ "العزیز" نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ ،سے شائع کیاگیا ہے۔ اس کتابچہ کے صفحہ 159 پراس مجہول مصنف مے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ "زبیر علی زئی۔۔۔۔۔ نے نورالعینین میں صحیح کہا"!!!

حالانکہ راقم الحروف نے اس روایت کونہ صحیح کاہ اورنہ حسن، بلکہ اس کے بر عکس اس راویت کا ضعیف اور مردود ہوناثابت کیا ہے۔ معلوم ہواکہ یہ مجہول مصنف کذاب اور ساقط العدالت ہے۔ بعض لوگ اس قسم کی کتابیں، رسالے اور مضامین وغیرہ پڑھ کر بغلیں بجانا شروع کردیتے ہیں کہ ہم نے اہل حدیث کو شکست دے دی، حالانکہ ان لوگوں کےلیے مناسب یہ ہے کہ وہاپنے افتراء ت،اکاذیب اور دھوکہ دہی پر بغلیں جھانکیں۔

یہ مجہول شخص بعد میں معروف ہوگیا مگر کذب وافتراء کے ساتھ،اس کا نام ولقب ابو بلال محمد اسماعیل جھنگوی ہے۔ اسماعیل جھنگوی مذکور کے اکاذیب وافتراءات اور مکر وفریب کےلیے دیکھئے ماہنامہ الحدیث :35(ص 51تا60اسماعیل جھنگوی کے پندرہ جھوٹ)

پچھلے ہفتے ایک صاحب، محمد یوسف لدھیانوی (دیوبندی) کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" لے آئے۔ جب راقم الحروف نے مسند الحمیدی ومسندابی عوانہ کے قلمی نسخوں بعد از تحقیق دیوبندی مذہب کوالوداع کہہ کر کتاب وسنت کا راستہ اختیار کرلیا۔ والحمدللہ

مختصر یہ کہ رفع یدین قبل الرکوع وبعدہ کا ترک، منسوخ یا ممنوع ہوناکسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ تفصیل کےلیے امام بخاری کی جزء رفع یدین، وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

تنبیہ: تحقیق بالا سے ثابت ہواکہ نماز میں رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین ہمیشہ کرنا چاہیے اوراسے کبھی ترک نہیں کرنا چاہیے۔ جو شخص کبھی کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا۔ اس کا موقف صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ (شہادت فروری 2000)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص351